Institute for Energy Economics and Financial Analysis
IEEFA.org

پریس ریلیز

آئی ای ایف اے(IEEFA): درآمدی مائع قدرتی گیس (ایل این جی) پاکستان میں توانائی کے عدم تحفظ اور مالیاتی عدم استحکام کو بڑھا رہی ہے

گیس کی سپلائی کا موجودہ غیر مؤثر استعمال توانائی کے شعبے کی ترجیحات پر نظر ثانی کا متقاضی ہے۔

-- -- جون (آئی ای ایف اے ایشیا): ادارہ برائے توانائی ، معیشت اور مالیاتی تجزیہ (IEEFA)کے مطابق قدرتی گیس کے تیزی سے کم ہوتے ملکی ذخائر کے باعث متبادل ایندھن کے طور پر پاکستان کا درآمدی مائع قدرتی گیس (ایل این جی) پر انحصار تیزی سے بڑھ رہا ہے ۔ تاہم، ایک قسم کی گیس کو دوسری سے تبدیل کرنے کے بجائے، درآمد شدہ ایل این جی کی طرف منتقلی ملک کی توانائی کے تحفظ اور مالیاتی استحکام کیلئے نقصان دہ ہے ۔ان خیالات کا اظہار ادارے کے ماہرین نے پاکستان کے توانائی کے شعبہ سے متعلق ایک مفصل رپورٹ کے اجرا موقع پر کیا ۔
رپورٹ کے شریک مصنفین اور مالیاتی توانائی کے تجزیہ کاروں هنیا اسعاداور سیموئل رینالڈز نے بتایا کہ ، ادارے نے تخمینہ لگایا ہے کہ مالی سال 2030 تک پاکستان کی ایل این جی کی درآمدات 32 ارب امریکی ڈالر سے بڑھ سکتی ہیں، جو مالی سال 2021 میں تقریبا 2 ار ب 60 کروڑامریکی ڈالرتھیں۔
اسعاد کے مطابق "درآمدی ایل این جی اس وقت پاکستان کی گیس کی مقامی پیداوار سے 5 سے 10 گنا زیادہ مہنگی ہے"۔ان کا کہناتھا کہ ایل این جی کی فراہمی قابل اعتبار بھی نہیں رہی ۔ طویل مدتی معاہدوں کے تحت پاکستان کو ایل این جی فراہم کرنے والوں نے جنوری 2021 سے کم از کم 11 کارگوز فراہم نہیں کئے ، جس سے ایندھن اور بجلی کی قلت پیدا ہوئی ہے۔ دوسری طرف ایل این جی کی قیمتوں میں انتہائی اتار چڑھاؤ توانائی کے شعبے کی منصوبہ بندی اور حکومت کو سبسڈی کے بڑے بوجھ جیسی دشوار صورتحال سے دوچار کر دیتا ہے۔
اس موقع پر بات چیت کرتے ہوئے مسٹر رینالڈز نے کہا کہ یوکرین کے بحران کے تناظر میں اجناس کی عالمی مارکیٹ میں غیر معمولی تیزی سے پاکستان کی کمزور صورتحال مزید خراب ہو رہی ہے۔"کوویڈ 19 کی وبا سے عالمی معاشی بحالی کے ساتھ بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے پاکستان جیسے قیمتوں کے حوالے سے حساس ممالک یورپ اور شمال مشرقی ایشیا کے امیر خریداروں کا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں ہو سکتے"۔
اس رپورٹ میں ایصاد اور رینالڈز نے ایل این جی کی درآمدات کے اہم خطرات کا جائزہ لیتے ہوئے پاکستان میں ایل این جی کی درآمد کی طلب میں بڑھوتری سے پیدا ہونے والی مالیاتی غیر پائیدار نمو سے نمٹنے کیلئے سفارشات بھی پیش کی ہیں۔

- ایل این جی پر بڑھتے ہوئے انحصار کے ساتھ بڑھتا ہوا مالیاتی نقصان

پاکستان نے 2020 میں 74 لاکھ ٹن ایل این جی درآمد کی اور حکومت کو توقع ہے کہ اگلی دہائی میں ایل این جی کی طلب میں تیزی سے اضافہ ہوگا۔ اس وقت ایل این جی درآمدی ٹرمینل کے کم از کم چار بڑے منصوبے تیاری کے مختلف مراحل میں ہیں۔
تاہم، ایل این جی کی زیادہ لاگت نے ملک کے گیس کے نظام کے ساتھ پہلے سے موجود بہت سے مسائل کو اجاگر کر دیا ہے۔ ان مسائل میں حتمی ٹیرف جو گیس کی قیمتوں سے مطابقت نہیں رکھتے، گیس کے نرخوں پر غیر مؤثر متبادل اعانت اورگیس کا ایسا حجم جو کہیں شمار نہیں ہوتا کی زیادہ مقدار جو نیٹ ورک کے ذریعے نقل و حمل میں ضائع ہو جاتی ہے، شامل ہیں۔
رینالڈز کے مطابق "ناقص نیٹ ورک میں مزید ایل این جی ڈالی جاتی ہےتو پاکستان کے گیس شعبے کے مالیاتی مسائل نمایاں طور پر بگڑنے کا امکان ہے " گردشی قرضہ اور مکمل ادائیگی میں مشکلات جس سے تاریخی طور پر پاکستان کا توانائی کا شعبہ دوچار ہے، اب گیس کے شعبے میں تیزی سے بڑھ رہا ہے۔
درآمد شدہ ایل این جی پر زیادہ انحصار صرف ملک کے ایل این جی سے توانائی پیدا کرنے کی چین(chain) میں سرمایہ کاروں کے لئے قرضے کے خطرات کو بڑھائے گا۔ مجوزہ پائپ لائن منصوبوں اور ٹرمینلوں کو عملی شکل دینے میں بھی وقت لگ سکتا ہے کیونکہ جغرافیائی سیاسی تنازعات اور ناقابل عمل معاشیات ایل این جی کے بنیادی ڈھانچے میں پھنسے ہوئے اثاثوں کے لئے خطرات کو بڑھا دیتے ہیں۔

- میکرواکنامک اثرات

قدرتی گیس پاکستان کی معیشت کے کلیدی شعبوں میں بڑے پیمانے پر استعمال کی جاتی ہے، لہٰذا ایل این جی کی قیمتوں میں اضافے اور سپلائی میں عدم تحفظ کے بڑے منفی معاشی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔
بجلی کے شعبے میں، ایل این جی ایندھن کی قلت کے باعث دسمبر 2021 سے 3,500 میگاواٹ بجلی کی پیداوار بند ہے اور حالیہ ہفتوں میں ملک بھر میں ہونیوالی 10 سے 18 گھنٹے یومیہ لوڈ شیڈنگ میں اپنا کردار ادا کررہی ہے

جنوری میں ایندھن کی قلت کی وجہ سے پنجاب میں ٹیکسٹائل ملز کو دو ہفتوں سے زیادہ عرصے تک بند کرنا پڑا۔ جس کے نتیجے میں 25 کروڑ امریکی ڈالر کی برآمدات — یا پورے شعبے کی سالانہ آمدنی کا 20 فیصد — کا نقصان ہوا۔ اسعادکے مطابق "پاکستان کے ٹیکسٹائل کے شعبے میں بجلی کے اخراجات، پیداواری لاگت کا تقریباً 30سے 40 فیصد تک ہو سکتے ہیں"۔چونکہ ٹیکسٹائل کی صنعت کا انحصار گیس سے پیدا ہونیوالی بجلی پر ہے، اس لئے ایل این جی کی قیمتوں میں اضافہ منافع کی شرح کو مجموعی طور پر کم کر سکتا ہے۔
کھاد کے شعبہ کا بھی ایندھن اور خام مال کے طور پر قدرتی گیس پر انحصار ہے، لیکن یہ شعبہ زیادہ لاگت کے باوجود گیس کی قیمتوں کی سب سے کم ادائیگی کرتا ہے۔ کھاد کے شعبے کا قومی گیس کی کھپت میں حصہ 16فیصد لیکن گیس کی ترسیل کی سرکاری کمپنیوں کی آمدنی کا صرف 3فیصد ہے۔

- توانائی کے تحفظ کا طویل مدتی مجوزہ منصوبہ

ایل این جی کی درآمدات کو تیزی سے بڑھانے کے بجائے پاکستان کو دیگر اقدامات کے ساتھ ساتھ ریگولیٹری مراعات میں تبدیلی، ٹیرف کے ڈھانچے کو معقول بنانے اور توانائی کی بچت کے پروگراموں پر عملدرآمد کرکے موجودہ ایل این جی سپلائی کو زیادہ موثر طریقے سے استعمال کرنے پر فوری طور پر توجہ مرکوز کرنا ہو گی۔
رینالڈز کے مطابق سپلائی بڑھانے کی بجائے مساوی تقسیم کی طرف زیادہ توجہ دینےکی ضرورت ہے۔"توانائی کے بہتر کارکردگی والے آلات کا فروغ اور زیادہ لاگت کے مطابق ٹیرف ڈھانچے درآمدی ضروریات کو کم کرنے کے لئے گیس کے زیادہ موثر استعمال کی ترغیب دے سکتے ہیں"۔
اسعاد نے کہا کہ ایل این جی کی خریداری اور ٹینڈرز کے لئے مزید مربوط حکمت عملیوں کے ساتھ ساتھ موجودہ ایل این جی ٹرمینلز کے زیادہ سے زیادہ استعمال سے بنیادی ڈھانچے میں کسی بڑے اضافے کے بغیر بھی توانائی کے تحفظ کو بہتر بنانے میں مدد مل سکتی ہے۔
دریں اثنا، استعمال کے نئے پیمانے اور میٹر کے پیچھے قابل تجدید توانائی اور بیٹری میں ذخیرہ کرنے کے منصوبوں میں تیزی لانے سے ملک کے سب سے بڑے گیس صارف یعنی بجلی کے شعبے میں ایل این جی کی طلب کو محدود کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ اگرچہ قابل تجدید توانائی کی بولیوں کے انعقاد کے منصوبے ہیں لیکن ان میں بار بار تاخیر ہوتی رہی ہے اور 2020 سے ہوا یا شمسی توانائی کا کوئی نیا منصوبہ شروع نہیں کیا گیا ۔
طویل مدت کے منصوبوں میں پاکستان بجلی کی پیداوار اور گھریلو استعمال کے لئے قدرتی گیس کے استعمال کو بائیو گیس کے ساتھ مکمل طور پر تبدیل کر کے ایک زرعی معیشت کے طور پر اپنی صلاحیت کو بروئے کار لا سکتا ہے۔ بائیو گیس پاکستان کے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے، لیکن حوصلہ افزا پالیسی کے فقدان نے اس ایندھن کو بڑے پیمانے پر پھیلنے سے روک دیا ہے۔
اسعاد کا کہنا ہے کہ توانائی کی متبادل ٹیکنالوجیز خاص طور پر بجلی کے علاوہ دیگر شعبوں میں تحقیق اور ترقی میں وقت لگ سکتا ہے، لیکن سرمایہ کاری کے سازگار ماحول اور مستقبل میں پائیدار ترقی کے لیے ابھی بنیاد رکھنا بہت ضروری ہے۔
مکمل رپورٹ پڑھنے کیلئے رپورٹ کے مصنفین اور ہماری فوکل پرسن برائے میڈیا سے نیچے درج ای میلز پر رابطہ کریں یا وزٹ کریں ادارے کی ویب سائٹ www.ieefa.org

مصنفین کا رابطہ:
ھنیا اسعاد (hisaad@ieefa.org)
سیم رینالڈز (sreynolds@ieefa.org)

میڈیا کیلئے فوکل پرسن کا رابطہ نمبر:الیکس یو (Alex Yu (ayu@ieefa.org فون: 06229 217 178 86+

ادارہ برائے توانائی ، معیشت اور مالیاتی تجزیہ (IEEFA)کا مختصر تعارف

Institute for Energy Economics and Financial Analysis
IEEFA.org

ادارہ برائے توانائی ، معیشت اور مالیاتی تجزیہ (IEEFA) توانائی کی منڈیوں، رجحانات اور پالیسیوں سے متعلق مسائل کا جائزہ لیتا ہے۔ ادارے کا بنیادی مقصد متنوع، پائیدار اور منافع بخش توانائی معیشت کی طرف منتقلی کی پیشرفت کو فروغ دینا ہے مزید معلومات کیلئے وزٹ کیجئے ہماری ویب سائٹ - www.ieefa.org